غزوۂ بدر سے فتح مکہ تک

سرکار دو عالم، قائدنا الاعظم محمدؐ عربی صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ کی زندگی کا ۵۳واں سال تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکہ معظمہ سے بقصد ہجرت اپنے عزیز دوست حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی معیت میں نکلے۔ خدا کے آخری گھر سے دور رہنے کا شدید احساس تھا اور آنکھوں سے آنسو رواں۔ لیکن مرضی مولا یہی تھی اور آپ اس پر مطمئن، مدینۃ النبی (یثرب) کو آپ نے اپنا مسکن بنایا تو مکہ کے کافر برداشت نہ کر سکے وہ ایک سال سے کچھ زاید وقت تیاری۔ جی بھر پور تیاری کر کے مسلمانوں پر چڑھ دوڑے۔ رمضان کے دن تھے اور مسلمان نہتے، لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ــــ وہ مدینہ سے ۸۰ میل ادھر آ کر کفر کی سطوت پر جھپٹ پڑے اور کفر خائب و خاسر ہو کر پلٹ گیا۔ اسے خائب و خاسر ہی ہونا تھا۔ اس کے بعد کفر سازشیں کرتا رہا تا آنکہ ہجرت کے آٹھویں سال اسی رمضان میں وہ امام الانبیاء، خطیب الانبیاء، سید المرسلین ختمی مرتبت، قائد انسانیت اپنے عزیز ساتھیوں کی معیت میں مکہ کی طرف بڑھا اور بڑھتا ہی چلا گیا ــــ اب اس کے راستہ میں کوئی روک نہ تھی، رکاوٹ نہ تھی۔ وہ سیدھا بڑھتا گیا اور بیت اللہ کے سایہ میں جا کر کھڑا ہو گیا ــــ اب وہ انتقام لینے پر قادر تھا۔ بدلہ چکانے پر قادر تھا لیکن اس نے اپنے رحمۃ اللعالمین ہونے کا بھر پور مظاہرہ کیا۔ اور سب کو معاف کر کے کعبہ کو بتوں سے صاف کر دیا۔ کعبۃ اللہ اب اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے والوں کے لیے کھلا تھا اور صنا دید قریش شرمندہ ــــ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کے زمزمے ہر طرف گائے جا رہے تھے اور دنیا اسلام کے دامن رحمت سے وابستگی میں عافیت محسوس کر رہی تھی ــــ سلام ہو اس ذات اقدس پر جس نے انسانیت اور اخلاق عالیہ کا سر بلند کر دیا ــــ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم۔

ــــ پر
رے گھر سمیت مسلمان
ے محلہ میں جا کر "غربا"

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ و تشریح: مولانا محمد منظور نعمانی

روزے میں معصیتوں سے پرہیز

عن أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه واصحابه وسلم من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة ان یدع طعامه وشرابه۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے باطل کلام اور باطل کام نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

تشریح:- معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات و منکرات سے بھی زبان [illegible] دوسرے اعضاء کی حفاظت [illegible] شخص روزہ رکھے اور گناہ کی باتیں اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پروا نہیں۔

رمضان کا ایک روزہ چھوڑنا

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه واصحابه وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة ولا مرض لم یقض عنه صوم الدهر کله وان صامه۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری (جیسے کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہو گئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔

تشریح:- حدیث کا مدعا اور مطلب یہ ہے کہ شرعی عذر اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ دانستہ چھوڑنے سے رمضان المبارک کی خاص برکتوں اور اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمتوں سے جو محرومی ہوتی ہے عمر بھر نفل روزے رکھنے سے بھی اس محرومی اور خسران کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ ایک روزے کی قانونی قضا ایک ہی دن کا روزہ ہے لیکن اس سے وہ ثواب ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا جو روزہ چھوڑنے سے کھو گیا۔ پس جو لوگ بے پرواہی کے ساتھ رمضان کے روزے چھوڑتے ہیں وہ سوچیں کہ اپنے کو کتنا نقصان پہنچاتے ہیں۔

جلد ۲۷ ٭ شمارہ ۳

۱۴ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ٭ ۱۷ر جولائی ۱۹۸۱ء

اس شمارے میں

رئیس الادارہ

پیر طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر منتظم

مولوی محمد اجمل قادری

مدیر

محمد سعید الرحمٰن علوی

بدل اشتراک	سالانہ -/۶۰، ششماہی -/۳۰
	سہ ماہی -/۱۵، فی پرچہ ۱/۵۰

پبلشر مولانا عبید اللہ انور [illegible] لاہور

ہریجنوں کا قبول اسلام

سرحد پار سے خبر آئی اور کتنی خوبصورت کہ کئی سو ہریجنوں نے اسلام قبول کر لیا — کروڑوں سلام ہوں اس ذات اقدس و اطہر پر جس نے پستی میں گری ہوئی انسانیت کو بلندیوں سے ہمکنار کر دیا۔ اس کی تعلیم کا اعجاز ہے کہ آج اتنا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی — جبکہ اسلام کے نام لیوا تعلیمات محمدی سے کوسوں دور ہو چکے ہیں — پھر بھی ستم زدہ اس کی طرف کھچ کھچ کر آ رہے ہیں۔ اور اس کے دامن رحمت سے وابستہ ہو کر اپنے دکھوں کا مداوا کر رہے ہیں — کہاں ہیں وہ لوگ جو اسلام پر بزور شمشیر پھیلنے کا طعن دھرتے اور الزام لگاتے ہیں — پہلے دن سے تلوار تو اس مقصد کے لئے استعمال ہوتی کہ کوئی اسلام کے قریب نہ جائے لیکن جس دل میں یہ نشہ اتر گیا اسے پھر کوئی ترغیب کوئی تحریص اور کوئی ترہیب و تخویف اس راستہ سے نہ ہٹا سکی — ہم سلام کرتے ہیں ان ہریجنوں کو جو اب بین الاقوامی اسلامی برادری کے ممبر بن چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت دے، انہیں دارین کی سرخروئی نصیب ہو اور وہ مطمئن زندگی بسر کر سکیں۔ اس واقعہ کے ساتھ ہماری نظریں ماضی قریب و بعید کے کئی واقعات پھر گئے۔ بڑا واقعہ تاتاریوں کے قبول اسلام کا ہے کہ وہ کس طرح کمال ظلم و بربریت کے بعد پلٹے، ہمیں خواجہ اجمیری قدس سرہٗ یاد آ گئے جن کی نظر نے ہزاروں لاکھوں کو کلمہ پڑھایا۔ برعظیم (نہ کہ برصغیر) کے چپہ چپہ پر پھیلے ہوئے اولیاء و فقراء اور اہل صلاح و تقویٰ میں سے ایک ایک کی سیرت و کردار کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا کہ ان میں سے ہر ایک کی بلندی اخلاق ہزاروں کی نجات کا باعث بنی۔ امیر شریعت قدس سرہٗ جالندھر کے مدرسہ عربی خیر المدارس کے جلسہ پر مدرسہ کے بھنگی کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے ہیں تو وہ سارے گھر سمیت مسلمان ہو جاتا ہے۔ یہی شاہ جی میرپور کی نیچی ذات (؟) کے محلہ میں جا کر "غربا"

کا دکھ بٹاتے ہیں تو سارا محلہ مسلمان ہو جاتا ہے ـــــ امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی قدس سرہ کے دارالتبلیغ لکھنو میں ہزاروں ہریجن اسی طرح آ آ کر مسلمان ہوتے ہیں۔ لیکن آہ کہ ہم نے دین و مذہب کے اخلاقی ورثہ اور سرمایہ کو سیاست کی بھینٹ چڑھا دیا۔ دوسروں کو قریب لانے کے بجائے آپس میں گروہ در گروہ ہوگئے۔ ہمارے واعظین و مبلغین (نام نہاد نہ کہ اسلام کے خدام و عشاق) کی بے راہروی نے اپنی تکفیری مہم سے ملتِ حنفی کا چہرہ داغدار کر دیا۔ آج بھی اگر وہ جذبات پیدا ہو جائیں، ایثار و قربانی اور خلوص و محبت کا ساز چھیڑا جائے تو اسلام میں اتنی کشش ہے کہ بایں و شاید ؟ دنیا کا کوئی خود ساختہ دھرم و مذہب نہ کل اس کا مقابلہ کر سکتا تھا نہ آج کر سکتا ہے۔ اقصائے مغرب سے اقصائے مشرق تک ملک ملک بستی بستی ہزاروں کے جو مسلمان ہونے کی خبریں آ رہی ہیں۔ یہ اس بات کا پتہ دے رہی ہیں کہ اسلام اور اہل اسلام کی برتری کا زمانہ قریب ہے اے کاش ایک ارب مسلمان حقیقت کی طرف متوجہ ہوں تو اس ایک ارب کا دو ارب ہو جانا مشکل نہیں ـــــ ہندوستان ہی کو دیکھو تقسیم کے وقت ہماری سوچ کے مطابق وہاں محض دو کروڑ مسلمان تھے جن کا بحرِ ہند میں غرق ہو جانا بھی ہمیں گوارا تھا لیکن آج وہ $\frac{15}{16}$ کروڑ کلمہ گو ہیں۔ ان کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب ہر طرف اسلام کا پرچم ہوگا۔ لیکن ضرورت اس کی ہے کہ ہم اپنے آپ کو سنواریں، درست کریں۔ رمضان کی بابرکت ساعتوں میں اس بات کا عہد کریں کہ ہم سچے مسلمان بن کر اسلام کا کلمہ ہر طرف پھیلائیں گے اور اس کے لئے تن من دھن قربان کر دیں گے ـــــ اللہ تعالےٰ توفیق عمل دے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ

بہت سالوں سے ملک میں اسلامی نظریاتی کونسل کا ادارہ قائم ہے درجن سے زائد ممبران اس میں ہمیشہ رہے اب بھی یہ ارادہ ہے جن میں علماء ہیں، ججز ہیں اور ان کا کام قرآن و سنت کے مطابق ملک کے آئین کو بدلنا اور رہنمائی کرنا ہے یہ ادارہ اب تک کتنا کام کر چکا ہے، اس کی پراگرس کیا ہے ؟ کسی کو معلوم نہیں، آخر کیوں ؟ ملک کا ہر فرد اس کا تجسس کرتا ہے اور یہ اس کا حق ہے کیونکہ ملک کے خزانہ کا کروڑوں روپیہ اس ادارہ پر خرچ ہو رہا ہے - - - - - - - - - - - - یہ عام شہریوں کے خون پسینہ کی کمائی ہے اگر وہ پوچھتے ہیں کہ ہمارا پیسہ کہاں کہاں خرچ ہو رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں کیا کیا بن رہا ہے تو وہ حق بجانب ہیں ـــــ اسی ناطہ سے ہم سوال کرتے ہیں اور ہمیں اس کا حق ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اب تک کیا کیا ؟

ہماری رپورٹ یہ ہے کہ اس ادارہ نے بہت کچھ کیا، اس کی کارکردگی کئی ضخیم مجلدات پر چھپ چکی ہے جس پر لاکھوں کا صرفہ آ چکا ہے

بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ وہ ضخیم مجلدات پھیلائی جائیں، کہ اہل نظر انہیں دیکھ سکیں اور جائزہ لے سکیں ـــــ ورنہ وہ لوگ جو لاکھوں کا سرمایہ خرچ کر کے اسے چھپوا کر اب دبا کر بیٹھ گئے ہیں وہ مجرم ہوں گے ـــــ اللہ تعالیٰ کے بھی، قوم کے بھی، اور مجرم زیادہ دن چین نہیں پاتا۔ آج نہیں تو کل اسے اپنے جرائم کا خمیازہ بھگتنا ہوگا ـــــ ہمیں انتظار ہے اور شدید ؟

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب : علوی

رحمت کے بعد مغفرت

○ جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عُبَیداللہ انور مدّظلہم ○

بعد از خطبہ مسنونہ :-

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ؛ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ . . . . . وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ صدق اللہ العظیم

سورۂ بقرہ کی آیت ۱۸۵ جو تلاوت کی گئی اس کا ترجمہ حضرت لاہوری قدس سرہٗ کے ترجمہ سے نقل کیا جا رہا ہے اسے سنیں پھر اگلی بات عرض کی جائے گی۔

”رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پائے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے مہینوں سے گنتی پوری کرے اللہ (تعالیٰ) تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی پوری کر لو۔ اور تاکہ تم اللہ (تعالیٰ) کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔“

حضرت قدس سرہٗ اس آیت کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں :-

”رمضان المبارک میں قرآن نازل ہوا (کسی گذشتہ صحبت میں عرض کر چکا ہوں کہ قرآن کریم کا ابتدائی نزول ـــــ لوح محفوظ سے آسمان دنیا تک ـــــ رمضان کی لیلۃ القدر میں ہوا اور دوسرا نزول ـــــ آسمان دنیا سے قلب محمدؐ (صلی اللہ تعالےٰ علیہ و اصحابہ وسلم پر ـــــ ۲۳ برس میں ہوا) لہٰذا اسی مہینہ میں اس کی عید منائی جاتی ہے۔ (عید کا مفہوم یہ ہے کہ اس مہینہ کو نزول قرآن کی سالگرہ کا مہینہ سمجھ کر عام حالات سے کہیں زیادہ اس کی تلاوت، اس میں تفکر و تدبر اور اس کے اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب کا اہتمام کیا جائے ـــــ سرکارِ دو عالم علیہ السلام اس مہینہ میں حضرت جبریل امین علیہ السلام سے قرآن کا دَور کرتے اور زندگی مبارک کے آخری سال دو مرتبہ دَور کیا۔ امّت کو تراویح کے ساتھ ساتھ اپنے طور پر تلاوت وغیرہ کی خوب فکر کرنی چاہئے) آیت میں جو جملہ ہے فعدۃ من ایام اخر یعنی اگر کوئی بیمار و مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں روزے رکھ کر گنتی پوری کر لے۔ اب بیماری و سفر کی وجہ سے اسے رخصت حاصل ہے۔“ اس پر حضرت لاہوریؒ ارشاد فرماتے ہیں۔ ”اگر کوئی طالب علم جماعت میں حاضر نہ ہو سکے تو اسے لازم ہے کہ اپنی جگہ پر مضامین یاد کرے ـــــ یعنی بیماری و مسافرت کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی رخصت تو مل گئی لیکن انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی جگہ بھی مؤدب رہے۔ اس شرعی اعذار کی بنا پر کھلے بندوں کھانا پینا یا ایسا کام کرنا جو روزہ

کی بے حرمتی کا باعث ہو یا نماز کا اہتمام نہ کرنا یا قرآن عزیز کی تلاوت وغیرہ کا اپنے طور پر بھی اہتمام نہ کرنا اپنی جان پر ظلم کرنے کے مترادف ہے اس لئے گو جماعت سے غیر حاضری کی اجازت مل گئی تو بندہ عشق کو اپنی جگہ صحیح و درست رہنا اور وظیفہ جات کی فکر بہرحال ضروری ہے ——— اور لعلکم تشکرون کے جملہ پر حضرت ارشاد فرماتے ہیں شکر کا یہ مطلب ہے کہ جو نعمت تمہیں ملی ہے اسے صحیح مصرف میں صرف کرو یعنی جب خدا تعالےٰ نے تمہیں قرآن عطا فرمایا ہے تو اسے لے کر آگے بڑھو اور کوئی چیز تمہیں روک نہ سکے گی "۔

(حواشی قرآن عزیز ص ۴۴)

حضرت قدس سرہٗ نے قرآن کے انقلابی انداز کی طرف توجہ دلائی، یہ ایسی کتاب ہے جو اپنا راستہ خود بناتی ہے اور بقول ایک مفکر قرآن اور اسلام مسلمانوں کے محسن ہیں، ان کو مسلمان سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا لیکن مسلمان کی تمامتر ترقی ان کی مرہونِ منت ہے اور اب جو زوال و اضمحلال ہے اس کا سبب بھی یہی ہے ——— نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔ کہ اللہ تعالےٰ اسی کتاب کے ذریعہ مختلف قوموں کو ترقی و سربلندی عطا فرماتے ہیں اور یہی کتاب ہے جسے نظر انداز کرکے کچھ دوسری قومیں پستی کے گڑھے میں چلی جاتی ہیں۔

تراویح

رمضان المبارک اور قرآن کریم کا جو گہرا ربط ہے اس کا ایک مظہر نماز تراویح ہے جو نبی مکرم رحمتِ دو عالم قائدنا الاعظم علیہ السلام نے اپنی زندگی مبارک میں تین دن تک اجتماعی طور پر پڑھی اور اس کے بعد اجتماعی طور پر اس لئے گریز کیا کہ مبادا یہ فرض نہ ہو جائے۔ آپ کے بعد دورِ صدیقی مختصر بھی تھا اور پُر آشوب بھی کہ اندرونی اور بیرونی فتنے اس قدر تھے کہ الامان۔ جب خلیفہ ثانی امام عادل و برحق حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دَور آیا تو رمضان المبارک میں لوگ مساجد میں اپنے اپنے طور پر مشغول تراویح تھے۔ آپ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے مسلّمہ قاری اور خادمِ قرآن کی امامت میں لوگوں کو تراویح پڑھنے کی تلقین کی۔ وہ دن اور آج کا دن پورے عالم اسلام میں اس سنت مقدسہ پر عمل ہے فقہ کے چاروں اسکول حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی سب کا موقف و مسلک یہی ہے۔ حرمین شریفین جو ہمارے دینی و روحانی مراکز ہیں ان میں بھی بحمدہ تعالےٰ بیس تراویح کا ہی معمول ہے اس کے برعکس اگر کسی کی تحقیق ہے تو وہ جانے اور اس کا رب، خدام الدین مناظرہ کے ذوق کا مالک نہیں۔ اپنے موقف کا اظہار وہ ہر حال میں کرتا ہے اور بس۔ تراویح کا یہ سلسلہ پورے رمضان جاری رہتا ہے۔ جن حضرات کو اللہ رب العزت نے حفظ قرآن کی دولت سے نوازا ہے۔ وہ مصلی پر دوسرے لوگوں کو تراویح پڑھاتے ہیں۔ حالات کے اختلاف کے پیشِ نظر تین دن سے لے کر ۲۹ دن تک میں تکمیل قرآن کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جو تین تین، پانچ پانچ دنوں میں پورا قرآن سنا دیتے ہیں۔ تاہم یہ بات ذہن میں رہے کہ قلیل ایام میں قرآن مکمل کرکے اس کے بعد تراویح کی ہی چھٹی کر لینا صحیح نہیں۔ یہ بڑی زیادتی اور سنّتِ نبویہ سے انحراف ہے۔ تراویح سارا رمضان ہیں اور سارے رمضان میں اس کا اہتمام ضروری ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ ایسے حفاظ جو ڈاڑھی منڈواتے ہوں یا رمضان کی ضرورت سے رکھ لیتے ہوں یا کٹواتے ہوں اور قبضہ سے کم رکھتے ہوں ان کی امامت میں تراویح درست نہیں۔ کہیں ایسی مجبوری ہو تو بجائے اس کے الم ترکیف پر مختصر تراویح پڑھ لیں لیکن فاسق کی امامت سے بچیں۔

مغفرت کی بات

آپ حضرات اس سے قبل یہاں سن چکے اور خدام الدین میں پڑھ چکے کہ سرکار دو عالم علیہ السلام نے ۲۹ر شعبان کو ایک طویل خطبہ دیا جس میں رمضان المبارک کے متعلق بہت کچھ ارشاد فرمایا اس میں ایک بات یہ بھی تھی کہ رمضان کا ابتدائی حصہ رحمت ہے۔ درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا وقت ہے "۔ اس ارشاد نبوی کی تفصیل میں حضرات محدثین و علماء نے بہت ہی قیمتی اور اعلیٰ باتیں ارشاد فرمائیں ——— اہلِ دل کی تشریحات کا خلاصہ اور نچوڑ ہمارے دیوبند کے قدیم طالب علم اور نامور عالم دین مولانا محمد منظور نعمانی کی تحریر میں ملاحظہ فرمائیں:-

"رمضان کی برکتوں سے مستفید ہونے والے بندے تین طرح کے ہو سکتے ہیں۔ ایک وہ اصحاب صلاح و تقویٰ جو ہمیشہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام رکھتے ہیں اور جب کبھی ان سے کوئی خطا اور لغزش ہو جاتی ہے تو اسی وقت توبہ و استغفار سے اس کی صفائی و تلافی کر لیتے ہیں، تو ان بندوں پر تو شروع مہینہ سے ہی بلکہ اس کی پہلی ہی رات سے اللہ کی رحمتوں کی بارش ہونے لگتی ہے۔ دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو ایسے متقی اور پرہیزگار تو نہیں ہیں لیکن اس لحاظ سے بالکل گئے گذرے بھی نہیں ہیں تو ایسے لوگ جب رمضان کے ابتدائی حصّہ میں روزوں اور دوسرے اعمال خیر اور توبہ و استغفار کے ذریعے اپنے حال کو بہتر اور اپنے کو رحمت و مغفرت کے لائق بنا لیتے ہیں تو درمیانی حصے میں ان کی بھی مغفرت اور معافی کا فیصلہ فرما دیا جاتا ہے ——— تیسرے طبقہ کے متعلق آئندہ اشاعت میں عرض کیا جائے گا۔

کہنا یہ ہے کہ عنقریب دوسرا عشرہ مغفرت شروع ہونے والا ہے اس میں توبہ و استغفار کی کثرت کریں تاکہ انعامات ربانی کے مستحق بن سکیں۔

بقیہ: روزہ کے احکام ومسائل

دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والا اور علم والا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے کے بعد نہ تو اپنا احسان جتلاتے ہیں اور نہ ہی (ان مساکین کو) کوئی تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے (یہی اس سارے عمل صالح کے سبب) نہ تو ان پر کوئی ڈر ہے اور نہ ہی انہیں کسی امر کا غم و افسوس ہے۔ عمدہ بات اور کسی کے قصور سے درگذر کرنا (نرمی اختیار کرنا) اس صدقہ و خیرات سے بہتر ہے جس کے ادا کرنے کے بعد ایذاء و تکلیف کا سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ اللہ تو غنی (بے پرواہ) اور بردبار ہے اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا تکلیف پہنچا کر باطل نہ کرو۔ (البقرہ پ۳ رکوع ۴)

سب سے بہتر کمائی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا۔ یہ بتلاؤ کہ تم میں سے کون اپنے وارث کے مال کو اپنے مال سے زیادہ چاہتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے ہر ایک اپنے مال سے اپنے وارث کے مال کو زیادہ بہتر سمجھتا ہے "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس امر کو یاد رکھو کہ تمہارا مال تو صرف وہ ہے جسے تم نے (اپنے مرنے سے قبل خرچ کر لیا اور جو تم (جمع کرکے رکھو) باقی چھوڑ جاؤ گے وہ تو تمہارے وارثوں کا مال ہے۔ (بخاری ونسائی)

تھیلیوں کے منہ بند نہ کرو

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی تھیلی کا منہ بند نہ کرو ورنہ تم پر اللہ تعالیٰ کی تھیلی کا منہ بند کر دیا جائے گا اور (دل کھول کر اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو۔ اور حساب مت کیا کرو۔ ورنہ تمہیں بھی اللہ تعالیٰ حساب سے دینے لگیں گے۔ جوڑ جوڑ کے مت رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنی عطاؤ بخشش روک لیں گے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

مرتبہ: حافظ ریاض احمد صاحب اشرفی مرحوم

قسط نمبر ۲

روزہ کے احکام و مسائل

لیلۃ القدر

رمضان المبارک کا مہینہ نہایت بابرکت ہے۔ اس میں ایک متبرک رات لیلۃ القدر ہے (پ ۳۰۔ سورۃ القدر) اسی رات میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ سورۂ بقر کا تئیسواں رکوع اس پر شاہد ہے۔ رمضان تمام مہینوں سے افضل ہے اس مہینہ کی نیکی دوسرے ایام کے فرائض ادا کر دینے کے برابر درجہ رکھتی ہے چنانچہ بعض روایات میں ستر گنا اور بعض میں بے حد و حساب اجر بھی مروی ہے۔ حدیث میں ہے کہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتے ہی پروردگار عالم اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے اور جس پر اس کی نظر رحمت پڑ جائے اس کو کبھی عذاب نہیں دیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں روزانہ دس لاکھ گناہگاروں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتے ہیں (اس حساب سے پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ گناہگاروں کو جہنم سے ہر سال آزادی مل جاتی ہے) اور جب مسلمان عید الفطر کی صبح نماز عید کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ جو مزدور اپنی مزدوری پوری کر لے اس کا صلہ کیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس کا صلہ یہ ہے کہ اس کی مزدوری دے دی جائے اس پر حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم گواہ رہنا "میں نے ان تمام کو بخش دیا"

اس روایت کو حافظ الحدیث علامہ منذری نے اپنی کتاب الترغیب و الترہیب میں اصبہانی سے نقل کیا ہے۔

رمضان کے مہینہ میں کثرت سے استغفار تسبیحات، درود شریف، ذکر الٰہی اور قرآن مجید میں مصروف رہنا، دنیا کے کم سے کم اور نہایت ضروری کام میں مصروف رہنا امر مجبوری ہے۔ انشاء اللہ العزیز دنیوی کام بھی دینی مصروفیات میں شمار ہوگا بشرطیکہ اس میں لہو و لعب اور منکرات شرعیہ شامل نہ ہوں۔

اس ماہ میں ایک خاص رات ہے جس میں عبادت ایسی ہے گویا ایک ہزار ماہ مسلسل عبادت الٰہی میں مصروف رہا اسی رات کو قرآن مجید نازل کیا گیا اس کا نام لیلۃ المبارکہ (سورۂ دخان) ہے۔ اس رات کو تمام فیصلے نافذ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کی تعیین میں اختلاف ہے۔ حدیث کی کتابوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے زیادہ تر رجحان ۲۷ ویں رات کی طرف ہے لیکن ایک بزرگ نے اپنا تجربہ بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر پہلی رمضان ہفتہ، اتوار یا بدھ۔ پیر، منگل یا جمعہ، جمعرات کو ہو تو لیلۃ القدر ۲۲، ۲۹، ۲۱، ۲۷، ۲۵ کو ہوگی۔ یاد رہے کہ ان تمام دنوں سے مراد ان کی راتیں ہیں ہفتہ سے مراد جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات ہے۔ اسلام میں رات کے بعد دن شمار ہوتا ہے۔ اس رات کی تعیین اس لیے نہیں کی گئی کہ لوگوں میں ذوق و شوق بڑھے اور مصروف عبادت رہیں۔ اس رات میں جبرائیل امین فرشتوں کے ساتھ زمین پہ اترتے ہیں اور مومن کے لیے جو یاد حق میں مصروف ہو دعا کرتے ہیں یہ رات سراسر سلامتی کی رات ہے۔

افطار

جب روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ اے اللہ تیرے لیے میں نے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے روزہ افطار کیا ہے) افطاری سے کھانا یا افطاری کا سامان رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کا ثبوت شریعت میں کہیں نہیں ہے یہ خواہ مخواہ کی زیادتی ہے، عبادات اور سنن اسلام میں اس قسم کا اضافہ قطعاً ناپسندیدہ ہے۔

فطرانہ

ہر ایسے مسلمان پر جو صاحب نصاب ہو (یعنی اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہو) یا ایسا

مسلمان جس پر زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض نہیں لیکن حاجت اصلی سے زاید اتنا سامان ہے کہ اگر اس کی قیمت لگائی جائے تو زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہو جائے خواہ وہ مال تجارت ہو یا مال غیر تجارت اور خواہ اس مال پر سال گزر چکا ہو یا نہ، ایسے شخص پر عید الفطر کے روز پونے دو سیر فی کس کے حساب سے گندم یا ساڑھے تین سیر فی کس کے حساب سے جَو، یا ان کی قیمت مساکین اور حاجت مندوں کو دینا واجب ہے۔ یہ صدقہ فطر صرف اپنی ذات اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے۔ بیوی، ماں، باپ، اور بالغ اولاد کا صدقہ فطر خود ان کے اپنے ذمہ ہے۔

صدقہ فطر کے بارے میں ایک بات نہایت غلط مشہور ہے کہ صدقہ فطر صرف اس پر واجب ہے جو روزہ دار ہو یہ صحیح نہیں بلکہ فطرانہ ہر مسلمان بالغ کے ذمہ ہے۔ خواہ روزے رکھ چکا ہو یا عذر یا بلا عذر نہ رکھ سکا ہو۔

عید کے دن

صبح سویرے اٹھنا شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا، مسواک کرنا، غسل کرنا، عمدہ کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، نماز کے لیے جانے سے پہلے کوئی چیز میٹھی کھا کر جانا، ایک [illegible] سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ یہ تمام باتیں مسنون ہیں۔

ترکیب نمازِ عید

نیت: نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واجب عید الفطر معہ چھ تکبیروں کے اس امام کے پیچھے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیے جائیں پھر حسب دستور سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ پڑھی جاوے پھر تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر دو مرتبہ ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری مرتبہ ہاتھ باندھ لیں۔ امام صاحب اَلْحَمْدُ پڑھ کر قرآن پڑھیں گے اس کے بعد حسب معمول رکوع و سجود کیے جائیں گے۔ پھر دوسری رکعت میں اٹھ کر ہاتھ باندھ لیں۔ امام صاحب اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھیں گے اس کے بعد پہلے کی طرح تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ہر بار تکبیر میں ہاتھ چھوڑتے رہیں اور چوتھی تکبیر پر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جائیں اور حسب دستور نماز پوری کریں۔ اور اس کے بعد خطبہ سنیں۔ خطبہ کے وقت بول چال حرام ہے۔

روزہ دار کا اجر و ثواب

حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر فریضہ ادا کرنے والے کے لیے سات دروازے ہیں لیکن روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے (بخاری و مسلم)

شارح حدیث علامہ ملا علی قاریؒ نے مرقاۃ میں فرمایا کہ ریان، عطشان کی ضد ہے۔ ریان سیراب کو اور عطشان پیاسے کو کہتے ہیں۔ جنت کے اس دروازے کے پاس ٹھنڈے پانی کی نہریں بہتی ہوں گی اور تازہ پھولوں اور پھلوں کے درخت بھی کثرت سے اس دروازہ میں لگے ہوں گے اس دروازہ میں داخل ہوتے ہی روز قیامت کی گرمی اور تپش کی وجہ سے پیاس کی شدت قطعی طور پر زائل ہو جائے گی اور اس کے بعد محض ازالہ پر ہی اکتفا نہ ہوگا بلکہ روزہ داروں کے اس داخلہ کی جگہ کو پربہار فضا میں بدل دیا جائے گا۔ یہ ترو تازگی اور لطافت عارضی نہیں بلکہ دائمی ہوگی۔ اس دروازہ سے داخلہ ہر روزہ دار کے لیے ہے خواہ وہ صرف ماہ رمضان کا روزہ دار ہو یا اس کے ساتھ نفلی روزے بھی رکھتا ہو۔

یہ مہینہ سراسر عبادت و برکت کا ہے اس مہینہ میں ہر جائز کام عبادت گذاری کا حکم رکھتا ہے حتیٰ کہ افطاری اور سحری بھی عبادت میں داخل ہے اس مہینہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ اس کی نیکی کے خلوص اور حسن کے سبب بڑھ کر سات سو تک پہنچتا ہے لیکن روزہ کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی عطا فرمائے گا اس کا معین درجہ و ثواب منقول نہیں بلکہ حدیث قدسی میں ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (بخاری و مسلم بروایت ابوہریرہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ مبارک کے تین عشروں (تین دہوں) میں تین چیزوں کی تقسیم بیان فرمائی ہے آپ نے فرمایا اس کا پہلا عشرہ (پہلے دس دن) اللہ کی رحمتیں لیے ہوئے ہے۔ اس کے درمیانی عشرہ میں مغفرت اور بخشش عام ہوتی ہے۔ اور اس کے آخری عشرہ میں دوزخ سے رہائی عام ہوتی ہے (بیہقی)، اس ماہ میں ایک فرض ادا کرنے والا غیر رمضان میں ستر فریضے ادا کرنے والے کے برابر اجر و ثواب کا مستحق ہے، ماہ رمضان ہی ایک ایسا

مبارک مہینہ ہے جس میں حسی ومعنوی رزق میں زیادتی ہو جاتی ہے (بیہقی) حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر قیدیوں کی رہائی اور سائلین کی حاجت روائی پر ترغیب دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا جو کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے یعنی افطاری کے وقت کھانا پینا مہیا کرے اسے اللہ تعالیٰ قیامت میں میرے حوض سے پانی پلائے گا جس کے بعد اسے کبھی پیاس کی حاجت نہ ہوگی (بیہقی)

افطار میں جلدی

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگ اس وقت تک ہمیشہ بھلائی سے ہمکنار رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں۔ (بخاری، مسلم ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں مجھے وہ زیادہ عزیز ہے جو افطار میں جلدی کرے۔

روزہ دار لغویات سے بچے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی حالت میں بیہودہ باتوں، لغو کاموں کو نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔

(بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

اعتکاف کا ثواب

حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے اسے دو (نفل) حج اور دو عمروں کے برابر ثواب دیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

صدقہ فطر کیوں؟

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں اور جب تک صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے اوپر نہیں اٹھائے جاتے (ابوحفص بن شاہین)

روزہ کی حقیقی تلافی ممکن نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بیماری اور شرعی رخصت کے بغیر اور بلا سبب شرعی) رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے تو اس کی تلافی تمام زمانہ کے روزوں سے بھی نہ ہو سکے گی گو سارے زمانہ کے روزے رکھے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ، ابن خزیمہ، بیہقی)

رمضان میں یادِ الٰہی

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے مہینہ میں اللہ کو یاد کرنیوالا بخش دیا گیا اور اللہ سے مانگنے والا ناکام نہیں کیا جاتا۔ (طبرانی بیہقی، اصبہانی)

لیلۃ القدر کے قیام سے گناہوں کی معافی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر میں محض ایمان اور طلب ثواب کے سبب قیام کرے (یعنی منافقت)، دکھلاوا شہرت مقصود نہ ہو صرف ایمان واعتقاد اور رغبت کی وجہ سے عبادت کرے اس کے گزرے ہوئے گناہ معاف ہو جائیں گے (بخاری ومسلم)

کس کی دُعا مقبول ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۱) روزہ دار کی۔ یہانتک کہ افطار کرے۔

(۲) امام عادل (عدل وانصاف کرنے والا سربراہِ مملکت)

(۳) مظلوم کہ اس کی دعا کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کو سن کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں ضرور تمہاری مدد کروں گا خواہ کچھ عرصہ بعد سہی۔ (ترمذی، احمد، ابن خزیمہ، ابن حبان)

ایک دینے والا سات سو سے زیادہ لے گا۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی بے حد تعریف کی گئی ہے اور ان کے لیے ثواب اور درجات بھی بیشمار ہیں (پارہ ۳ کے رکوع ۴ میں ہے) جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال یوں ہے کہ ایک دانہ ہو جس میں سے سات شاخیں نکل پڑیں اور ہر شاخ میں سو دانہ لگا ہو اور جس کو چاہیں اللہ تعالیٰ بہت زیادہ

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

تحریر: مولانا محمد اجمل خان صاحب

اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کا مقام

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ خاتم الانبیاء سیدنا محمد خیر الوریٰ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ نجوم الھدیٰ ——— اما بعد!

میں اپنے ان بھائیوں کی خدمت میں اسلام کے رکنِ عظیم یعنی زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کے مقاصد اور فوائد کے متعلق چند سطور پیش کرنا چاہتا ہوں جنہیں اس عالم ناسوتی اور مادی دنیا کے بعد مستقبل کی ابدی زندگی (ھُوَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی) پر اسلام کی روشنی میں پورا پورا ایمان ہے۔

قطب وقت عارف باللہ امام شعرانیؒ اپنی کتاب لواقح الانوار القدسیہ مطبوعہ مصر بطبع جدید ص ۱۲۴ پر فرماتے ہیں۔ جس کا مطلب خیز ترجمہ یہ ہے:

کہ دولت مند متمول حضرات کو دنیاوی کثرت مشاغل کی وجہ سے دینی علوم حاصل کرنے کے مواقع بہت ہی کم حاصل ہوتے ہیں اس لیے ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کو ان آیات کریمہ واحادیث شریفہ سے روشناس کرائیں جن میں زکوٰۃ کی اہمیت اور دین میں اس کا مقام ومرتبہ اور اس کی عدم ادائیگی پر وعید شدید بیان فرمائی گئی ہیں۔ کیونکہ بسا اوقات مال کی محبت اور مال سے بے فکری۔ اور زکوٰۃ کی فرضیت سے لاعلمی۔ زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کا موجب باعث بن جاتی ہیں۔

زکوٰۃ کی اہمیت

برادران اسلام! نماز کے بعد اسلام کا اہم ترین رکن زکوٰۃ ہے۔ عام طور پر چونکہ عبادات کے سلسلے میں نماز کے بعد روزے کا نام لیا جاتا ہے اس لیے لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ نماز کے بعد روزہ کا نمبر ہے مگر قرآن مجید سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں نماز کے بعد سب سے بڑھ کر زکوٰۃ کی اہمیت ہے حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے پاک کلام میں مشہور قول کے مطابق ۸۲ جگہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے اور جہاں جہاں صرف زکوٰۃ کا حکم ہے وہ ان کے علاوہ ہیں (مظاہر حق جدید ص)

نماز اور زکوٰۃ یہ دو بڑے ستون ہیں جن پر اسلام کی عمارت کھڑی ہوتی ہے، اور ان کے ہٹنے کے بعد اسلام قائم نہیں رہ سکتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: کلمہ طیبہ کا اقرار، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج۔ اور ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتے جو زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس کو نماز کے ساتھ جمع کیا ہے پس ان دونوں میں فرق نہ کرو۔ (کنز العمال)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

امرنا باقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ومن لم یزک فلا صلوٰۃ لہٗ (رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح) ترجمہ: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے تو اس کی نماز قبول نہیں۔

جس طرح نماز سے انکار کرنے والے کو کافر ٹھہرایا گیا ہے اسی طرح زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں کو بھی نہ صرف کافر ٹھہرایا گیا ہے بلکہ ان پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بالاتفاق جہاد کیا ہے چنانچہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال بالرفیق الاعلیٰ فرمانے کے بعد جب عرب کے بعض قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس طرح جنگ کی جیسے کافروں سے کی جاتی ہے۔ حالانکہ وہ لوگ نماز پڑھتے تھے، خدا اور رسول کا اقرار کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کے بغیر نماز اور روزہ اور ایمان کی شہادت سب بیکار ہیں کسی چیز کا بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن مجید تو صاف کہتا ہے

کہ زکوٰۃ نہ دینا ان مشرکین کا کام ہے جو آخرت کے منکر ہیں، وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۔ (حم سجدہ رکوع ۱)

ترجمہ: تباہی ہے ان مشرکوں کے لیے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت سے منکر ہیں۔

زکوٰۃ کے لفظی و شرعی معنے

زکوٰۃ کے لغت میں دو معنیٰ ہیں نما۱ (بڑھنا) طہارت۲ (پاکیزگی)، پہلے معنی کے لحاظ سے اہلِ عرب کہتے ہیں زَكَى الزَّرْعُ (کھیتی نے نشو و نما پائی) اور دوسرے معنے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا اور اس حق کو زکوٰۃ دو وجہ سے کہا گیا ہے پہلی یہ کہ زکوٰۃ کا نکالنا مال کے بڑھنے کا باعث ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے۔ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ (

) اور دوسری یہ کہ بخل کی رذالت سے جان کو پاک کرنے کا باعث ہے یا اس لیے کہ وہ گناہوں سے پاک صاف کرتی ہے چنانچہ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مؤطا میں الزکوٰۃ لغۃ النماء یقال زکا الزرع اذا نمی، و بمعنی التطہیر، وشرعًا باعتبارین، اما الاول فلان اخراجها سبب النماء فی المال فسمیت زکوٰۃ بما یؤول الیہ اخراجها کقولہ تعالیٰ اعصر خمرًا او بمعنی ان الاجر یکثر بسببها او بمعنی ان متعلقها الاموال ذات النماء کالتجارۃ والزراعۃ ودلیل الاول حدیث ما نقص مال من صدقۃ ولانها یضاعف ثوابها کما جاء ان اللہ یربی الصدقۃ، واما الثانی فلانها طہرۃ النفس من رذیلۃ البخل وتطہیر من الذنوب اھ۔

(شرح مؤطا امام مالک للزرقانی ص۳۰۹ جلد ۲)

اور محدث کبیر ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں۔ اور لغوی معنے کی مناسبت زکوٰۃ کے ساتھ یہ ہے کہ وہ نشو و نما کا سبب ہے کیونکہ اس کے باعث ثواب دارین، مالی ترقی، برکت، رضا خداوندی وغیرہ میں اضافہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ دارین میں زکوٰۃ کے قائم مقام اور مال پیدا کرتا ہے، ارشاد الٰہی ہے: وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۔ اور زکوٰۃ کے باعث بخل کی میل کچیل اور مخالفت احکام کی گندگی سے چھٹکارا ہوتا ہے اور فقراء کا حق مال سے نکال دینے سے مال بھی پاک ہو جاتا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

ومناسبۃ اللغوی انہ سبب لہ اذ یحصل بہ النماء بالاخلاف منہ تعالیٰ فی الدارین قال تعالیٰ وما انفقتم من شیٍٔ فھو یخلفہ والطہارۃ للنفس من دنس البخل ووسخ المخالفۃ وللمال باخراج حق الغیر منہ الی مستحقہ اعنی الفقراء۔ اھ

(مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص۱۱ مطبوعہ امدادیہ ملتان)

بہرحال زکوٰۃ اصطلاح شرعی میں مال کا وہ حصہ ہے جسے مالدار صاحب نصاب شریعت کے حکم کے مطابق راہ خدا میں نکالتا ہے اور اسے زکوٰۃ اسی لیے کہتے ہیں کہ یہ مال دار کے مال میں زیادتی اور پاکیزگی پیدا کرتی ہے نیز صاحب مال کے اخلاق میں جلاء اور صفائی اور اس کے درجات میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔

دیکھئے جناب! غزوۂ تبوک کے موقع پر جب بعض صحابہ کرامؓ سے باغ و بستان کی محبت کے سبب سے جو ان کی دولت تھی غزوہ میں عدم شرکت کا جرم صادر ہوا اور پھر ان کی صداقت اور سچائی کے باعث خدا تعالیٰ نے انہیں معاف کیا ہے وہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیاء کو خطاب کر کے قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا۔ (توبہ رکوع ۱۳)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اپنے محبوب مال میں سے کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں دیتے رہنے سے انسانی نفس کے آئینہ کا سب سے بڑا زنگ جس کا نام محبتِ مال ہے دل سے دور ہو جاتا ہے اور اس انفاق کی وجہ سے ظلمت اور کدورت بھی زائل ہو کر نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ کے مقاصد اور فوائد

زکوٰۃ نظام اسلامی کا جس کا مقصد انسان کو دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ اندوز کرنا ہے اور اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسے کامیاب بنانا ہے ایک اہم جزء ہے

(۱) انسان اپنی دنیوی زندگی میں قدم قدم پر مال کا محتاج ہے مال کی یہ ضرورت اس کے دل میں مال کی طرف رغبت پیدا

کرتی رہتی ہے۔ یہی رغبت جب محبت میں تبدیل ہو جائے تو وہ سخت قسم کے اخلاقی امراض پیدا کر دیتی ہے جنہیں حرص و بخل کہتے ہیں۔ حریص و بخیل یہ چاہتا ہے کہ ساری دنیا کی دولت اس کے گھر میں آ جائے مگر دولت اس کے مصرف میں استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ دولت کو اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا وسیلہ بنایا تھا مگر وہ اس کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لیتا ہے اس طرح وہ خود بھی اس کے فوائد سے محروم رہتا ہے اور دوسروں کو بھی محروم رکھتا ہے۔ حرص و بخل کے امراض کو دور کرنے کے لیے زکوٰۃ و خیرات بہترین علاج ہے۔ یہ مال کی محبت دل میں پیدا نہیں ہونے دیتا اس طرح اس مرض کی جڑیں نہیں جمنے دیتا۔

(۲) زکوٰۃ سے فقیروں کی امداد اور بیکسوں کی دستگیری ہوتی ہے لہٰذا وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے دولت کے حصول کے لیے بہتر ذرائع نہیں دیئے جب اپنی ضرورتوں میں اصحاب خیر کو کام آتے دیکھیں گے تو قدرتی طور پر ان کے دل میں محسنوں کی محبت پیدا ہوگی۔ وہ ان کی ضرورتوں میں کام آئیں گے اور کسی تکلیف کے وقت ان پر جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔

(۳) غربا جب دیکھیں گے کہ امراء کی دولت صرف انہی کو فائدہ نہیں پہنچاتی بلکہ ان کے دکھ درد میں بھی کام آتی ہے تو وہ ان کی دولت کے اضافہ میں پوری جد و جہد کرتے رہیں گے اور ان کے نفع کو اپنا نفع سمجھیں گے اس طرح ان کی دولت نہ صرف محفوظ رہے گی بلکہ اس میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

(۴) زکوٰۃ کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا عملی شکر ہے۔ زکوٰۃ دینے والا خدا کے اس فضل و کرم کا احسان مانتا ہے کہ اس نے اسے اس قابل کیا کہ وہ اپنے محتاج بھائیوں کی مدد کر سکا اور اس لائق بنایا کہ وہ دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا بلکہ انہیں کچھ دے دیتا ہے کہ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى (اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے)، اور اپنے منعم حقیقی کی شکر گذاری نہ صرف آخرت کے عذاب سے بچانے والی ہے بلکہ دنیا میں بھی موجب رحمت و برکت ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔

(۵) زکوٰۃ کی ادائیگی مرد مسلم کو خدا کا سچا فرمانبردار بناتی ہے۔ مال انسان کے لیے دنیا کی عزیز ترین چیزوں میں سے ہے۔ بلکہ بعض اوقات وہ مال پر جان نثار کو قربان کر دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ مشہور گر جان طلبی مضائقہ نیست و گر زر طلبی سخن دریں است، زکوٰۃ کا ادا کرنے والا راہ خدا میں اس عزیز ترین چیز کو قربان کر کے تسلیم و رضا کی روح کو بیدار کرتا ہے وہ اپنے آقا و مولیٰ کا وفادار بندہ بن جاتا ہے اور اس کے حکم پر کسی عزیز سے عزیز چیز کو قربان کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتا۔

چنانچہ ملک العلماء امام کاسانی البدائع الصنائع میں زکوٰۃ کے مقاصد و فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اما المعقول فمن وجوہ۔ احدھا ان اداء الزکوٰۃ من باب اعانۃ الضعیف واغاثۃ اللہیف واقدار العاجز وتقویتہ علیٰ اداء ما افترض اللہ عز وجل علیہ من التوحید والعبادات والوسیلۃ الی اداء المفروض مفروض الثانی ان الزکوٰۃ تطہر نفس المؤدی عن انجاس الذنوب وتزکی اخلاقہ بتخلق الجود والکرم وترک الشح والضن اذ الانفس مجبولۃ علی الضن بالمال فتتعود السماحۃ وترتاض لاداء الامانات وایصال الحقوق الی مستحقیھا وقد تضمن ذالک کلہ قولہ تعالیٰ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ الثالث۔ ان اللہ قد انعم علی الاغنیاء وفضلھم بصنوف النعمۃ والاموال الفاضلۃ عن الحوائج الاصلیۃ وخصھم بھا فیتنعمون ویستمتعون بلذیذ العیش۔ وشکر النعمۃ فرض عقلًا وشرعًا واداء الزکوٰۃ الی الفقیر من باب شکر النعمۃ فکان فرضًا

(بدائع جلد ۲ ص۳)

وحکمتھا شکر نعمۃ المال کما ان حکمۃ الصلوٰۃ شکر نعمۃ البدن۔ وفی حکمتھا وجوھًا غیرھا ایضًا فی العمدۃ (معارف السنن شرح ترمذی جلد ۵ ص۱۶۱)

(باقی صفحہ [illegible])

قرآن حکیم کی دعائیں

نشریہ ریڈیو پاکستان لاہور، ۱۴ر جولائی ۱۹۸۱ء ۵ بجے شام — محمد سعید الرحمٰن علوی

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ ومن تبعھم الیٰ یوم عظیم ——— امابعد !

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا ——— اِنَّھَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ (الفرقان ۶۵-۶۶) صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

محترم حضرات : سورۃ الفرقان کی دو آیتیں جو آپ نے سماعت فرمائیں یہ ایک طویل سلسلہ بیان کا حصہ ہیں۔ اس سورۃ کی آیت نمبر ۶۳ سے لے کر ۷۴ تک اللہ تبارک و تعالیٰ نے عباد الرحمٰن یعنی رحمان کے مخصوص بندوں کی خصوصیات اور ان کے خصائل کا ذکر کیا ہے۔ ارشاد ہے کہ وہ زمین پر چلتے ہیں تو عاجزی اور تواضع سے، جاہلوں سے ان کا پالا پڑتا ہے تو سلامتی و دفع شر کی بات کہہ کر گذر جاتے ہیں۔ ان کی راتیں سجدہ و قیام میں گذرتی ہیں وہ جہنم کی تباہی اور ہولناکی کے سبب اس کے عذاب کو ٹالنے کی اپنے رب سے فریادیں کرتے ہیں۔ خرچ میں اعتدال اور میانہ روی سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی پرستش و بندگی نہیں کرتے۔ کسی جی کو ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ ہی بدکاری کا ارتکاب کرتے ہیں، توبہ اور عمل صالح ان کا وظیفہ حیات ہے جھوٹ اور بیہودہ مجالس سے گریز کرتے ہیں ——— اپنی بیویوں اور اپنی اولاد کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے جانے اور اپنے کو پرہیزگاروں کا امام بنانے کی درخواست اپنے رب کے حضور کرتے ہیں ——— ان خصوصیات کے مالک لوگوں کی صبر و استقامت کی زندگی کے بدلے آخرت میں ان کے لیے بالا خانوں اور سلامتی کے انعامات کا وعدہ کیا ہے۔ رحمت و سلامتی کا یہ گھر ان کی دائمی میراث ہوگا۔ جو آیات تلاوت کی گئی تھیں وہ جس سلسلہ میں مذکور تھیں ان کا خلاصہ مضمون ذہن نشین کرانے کی غرض سے سماعت ہو جانے کے بعد ان مخصوص آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

اور وہ جو یوں دعائیں کیا کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھیو، کیونکہ دوزخ کا عذاب ہمیشہ کی تباہی ہے۔ بیشک وہ جہنم باعتبار ٹھہرنے کے بھی بُری ہے اور باعتبار رہنے کے بھی بُری ہے۔ قرآن عزیز نے جہنم کے لیے دو لفظ فرمائے مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا یعنی ٹھہرنا اور رہنا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ "تھوڑی دیر ٹھہر کر دم لینا بھی بُرا، اور زیادہ دیر ٹھہر کر آرام و آسائش کی توقع کرنا بھی بُرا۔ جہنم جو ایک بدترین مقام اور ان لوگوں کا مسکن و ٹھکانہ ہے جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرات انبیاء صلوٰت اللہ تعالیٰ علیہم وسلامہ کے ذریعے بھیجی ہوئی ہدایت کے علی الرغم زندگی گذارتے ہیں، یہ مقام خالق کائنات اور شہنشاہ حقیقی عز اسمہ کے جلال و قہر کا مظہر اور انسانی بداعمالیوں کا بدلہ ہے۔ عصر حاضر کی بے راہ رو طبیعتوں نے اس قرآنی حقیقت کو دنیا کی بے سکونی و بے آرامی اور یہاں کی تنگدستی و پریشانی حال پر محمول ٹھہرایا اور اس کے بالمقابل جنت کو یہاں کے سکون و آرام اور یہاں کی فارغ البالی و خوشحالی سے تعبیر کیا۔ حالانکہ یہ کھلی گمراہی اور ضلالت ہے۔ کیونکہ جہنم نام ہے اس مقام کا جو غضب و عتاب خداوندی کا مظہر ہے جس میں آگ کے الاؤ ہوں گے اور جس میں ہر طرح کی ذہنی اور جسمانی مشقت برداشت کرنا ہوگی۔ قرآن عزیز کی مختلف صورتوں میں کم و بیش اکثر مرتبہ اس کا ذکر ہے۔ سورۃ اعراف کی آیت ۱۷۹ میں ہے، ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کیے۔ سورۃ ابراہیم کی آیت ۱۶، ۱۷ میں ہے اس کے پیچھے دوزخ ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ وہ اس کو گھونٹ گھونٹ کرکے پیئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اسے موت آرہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا" سورہ الحج کی آیات ۴۲ تا ۴۴ میں جہنم کا ذکر کرتے ہوئے اس کے سات دروازوں اور ہر دروازے کے لیے الگ الگ جماعتوں کا ذکر ہے۔ سورۃ مریم کی آیات ۶۸ تا ۷۲ میں جہنم کے احوال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا۔ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا۔ کہ تم میں سے ہر شخص کو اس پر سے گزرنا ہوگا یہ ایسی بات ہے جو تمہارے رب پر لازم و مقرر ہے لیکن متصل اگلی آیت میں فرمایا کہ ہم پرہیزگاروں کو تو نجات عطا فرما دیں گے یعنی وہ اسے مع الخیر والسلامۃ عبور کرتے جائیں گے لیکن ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے فرعونی دور کے جادوگر جو حضرت موسےٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی صداقت کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے تھے اور فرعون کے تمام تر جبر کے باوجود واپس نہیں پلٹے تھے انہوں نے فرعون کی دھمکی آمیز تقریر کے جواب میں جو کچھ کہا اس میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ———

جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم کی حیثیت سے حاضر ہوگا تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے گا نہ جیے گا۔ (طٰہٰ : ۷۴)

سورہ سجدہ کی آیت ۲۰ میں ارشاد ہوا کہ نافرمانوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے جب اس سے نکلنے کی خواہش و کوشش کریں گے تو اس میں لوٹا دیئے جائیں گے۔

سورۃ ص کی آیات ۵۵ تا ۶۴ میں جہنم اور اس کے عذابوں کا تفصیلی ذکر ہے جس میں کھولتے ہوئے گرم پانی اور آگ میں جھونکے جانے کا ذکر ہے۔

سورۃ دخان کی آیات ۴۳ تا ۵۰ میں زقوم (تھوہر) کے درخت کو اہل جہنم کو خوراک بتایا گیا اور فرمایا گیا کہ اس کے نتیجہ میں انجام یہ ہوگا کہ جیسے پگھلا ہوا تانبہ پیٹوں میں کھولتا ہے یہ خوراک بھی کھولے گی ——— اور سورہ ق کی آیت میں ہے یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَہَنَّمَ ھَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ کہ اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو بھر گئی ؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟

الغرض قرآن کی متعدد آیات ہیں جن میں جہنم اور اس کی ہولناکیوں کا ذکر ہے۔ پھر احادیث میں متعدد روایات ہیں جن میں سرکار دو عالم قائدنا الاعظم الاکرم محمد عربی صلوٰت اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ نے جہنم اور اس کے متعلقات کا ذکر کیا۔ بخاری و مسلم کی ان روایات کے مطابق آپ نے فرمایا کہ : تمہاری اس دنیا کی آگ دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس روایت کے راوی مشہور صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جبکہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور علیہ السلام نے فرمایا : دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کی چپلیں اور ان چپلوں کے تسمے آگ کے ہوں گے ان کی گرمی سے ان کے دماغ اس طرح کھولیں گے جس طرح چولہے پر دیگچی کھولتی ہے اور اس میں جوش آتا ہے۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق جہنم میں بعض تو وہ لوگ ہوں گے جنہیں ٹخنوں تک، بعض کو زانوؤں تک، بعض کو کمر تک اور بعض کو ہنسلی تک آگ پکڑ لے گی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنمیوں کی پیپ اتنی بدبودار ہوگی کہ اس کا ایک ڈول اس دنیا میں بہا دیا جائے تو اس کی سڑاہند سے ساری دنیا بدبودار ہو جائے گی ——— قرآن و حدیث نے اس مقام کا یہ نقشہ کھینچا ہے اسلیے عباد الرحمٰن اپنی تمام تر احتیاطوں کے باوجود اس بات سے ڈرتے اور گھبراتے ہیں اور جب ان کے ہاتھ اپنے خالق و مالک کے حضور اُٹھتے ہیں تو کمال الحاح و الحاجت اور خشوع و خضوع کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہیں کہ اے اللہ اس بُرے ٹھکانے سے تو ہمیں محفوظ فرما۔

• قرآنی دعاؤں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس

میں بندے کی انفرادی اور اجتماعی ضروریات کی تکمیلِ کار کا ڈھنگ سکھایا گیا۔ اس کے معاش و معاد کی بہتری کیونکر ممکن ہے؟ اس کی تعلیم دی گئی اور دنیا و آخرت کے سدھار کے گر سکھلائے گئے۔ مالک الملک کی کرم نوازی کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ اس نے بندوں کو مانگنے اور سب کچھ مانگنے کی تعلیم دے دی انداز اور طریقے بتلا دیئے اور یہی اس کے رب ہونے کا تقاضا ہے ربنا الذی اعطیٰ کل شیئ خلقہ ثم ھدی دعائے آداب وغیرہ کے سلسلہ میں اس سے قبل کی ایک ریڈیائی تقریر میں ہم اپنی گذارشات پیش کرچکے ہیں اس مرحلہ میں جنت وجہنم کے متعلق ایک نہایت ہی اہم نبوی تنبیہ کو حرف آخر کے طور پر عرض کیا جاتا ہے۔ امام بخاری و امام مسلم قدس سرہما کے بقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت نبی مکرم رحمتِ دو عالم ؐ نے فرمایا کہ دوزخ شہوات و لذات سے گھیر دی گئی ہے اور جنت سختیوں اور مشقتوں سے گھری ہوئی ہے یعنی معاصی جو انسان کو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں انہیں بالعموم نفس کا شہوت ولذت کا بڑا سامان ہے اور طاعات اور بھلائیاں جو انسان کو جنت میں لے جانے کا سبب ہیں وہ بالعموم انسانی نفس پر شاق گذرتی ہیں۔ لیکن جو اللہ کے بندے اس مختصر زندگی میں ان لذات پر قابو پالیتے ہیں اور ان مشقتوں کے عادی ہوجاتے ہیں ان کے لیے آنے والی طویل و طویل اور نہ ختم ہونے والی زندگی میں راحت ہی راحت ہے جبکہ یہاں لذتوں کا شکار ہوکر طاعت و بندگی سے انحراف کرنے والے اس دائمی زندگی میں بے پناہ مصائب کا شکار ہوں گے جن کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا وہاں وہ التجائیں کریں گے روئیں گے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوگا

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و احسان سے طاعت و بندگی کی زندگی سے نوازے اور لہو ولعب کی زندگی سے بچائے۔

بقیہ: زکوٰۃ کی اہمیت

اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کی فرضیت کی ایک بڑی مصلحت تہذیب نفس ہے کیونکہ بخل بدترین اخلاق میں سے ہے اور آخرت میں سخت ضرررساں ہے پس اگر مرجاتا تو اس کے دل میں اٹکا رہتا اور اس کا عذاب ہوتا اور بخل کا ضائع کرنا اس کے لیے مفید ہے اور آخرت میں مفید تر اور توحید کے بعد آخرت میں سب سے زیادہ نافع سخاوت نفس ہوگی اور یہ چیز ہر سال زکوٰۃ ادا کرنے سے پیدا ہوتی ہے پس زکوٰۃ کی مشروعیت صرف تہذیب نفس، اصلاحِ اخلاق اور نفع آخرت کے لیے ہے۔

(خلاصہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ ص ۳۹)

الغرض زکوٰۃ ایک طرف انسان کو اپنے خالق کا وفادار بندہ بناتی ہے اور دوسری طرف مخلوق کو ایک دوسرے کے گلے ملاتی ہے آج بھی اگر دنیا اسلام کے اس عادلانہ نظام کو قبول کرے جو اشتراکیت اور سرمایہ داری کی افراط اور تفریط کے درمیان ایک معتدل راہ ہے اور جس کا ایک جزو زکوٰۃ بھی ہے تو وہ تباہی اور بربادی کی اس خوفناک منزل پر پہنچنے سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ جہاں غریب امیروں کا خون چوسنے اور امیر غریبوں کی ہڈیاں چبانے کے لیے تیار کھڑے ہیں۔ زکوٰۃ میں روحانی اور اخلاقی فوائد کے علاوہ اقتصادی فوائد بھی پائے جاتے ہیں۔ اسلام انسان کی روحانی وجسمانی سعادت کا کفیل ہے اور اس کی اجتماعی و انفرادی ضروریات کا حل ہے۔

جنتی کون ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ ہوجاتا ہے اور میری آنکھوں میں ٹھنڈک پڑجاتی ہے۔ اب آپ مجھے ہر شے (کی پیدائش) کو بیان فرما دیجئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر شے پانی سے پیدا کی گئی ہے میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے ایسا عمل بتادیں کہ جب میں مروں تو جنتی ہوجاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، غریبوں، مسکینوں، فقیروں اور بھوکوں کو کھانا کھلایا کرو۔ سب کو سلام کیا کرو صلہ رحمی کیا کرو، رشتہ داروں سے تعلق جوڑ کر رہو۔ رات کو جب لوگ سوتے ہیں تم اپنے مولا کے سامنے سربسجود رہو

رمضان المبارک

قمر حجازی
اوکاڑہ

مبارک ہو کہ آیا ہے مہینہ رحمتوں والا
مسرت ساتھ لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

گنہ گاروں کو رحمت اپنے دامن میں چھپالے گی
اسی خاطر تو آیا ہے مہینہ رحمتوں والا

نمازی جوق درجوق اب چلے آئیں گے مسجد میں
زہے قسمت کہ آیا ہے مہینہ رحمتوں والا

عبادت کرنے والوں کی مسرت کا ٹھکانہ کیا
لئے شب قدر آیا ہے مہینہ رحمتوں والا

خدا خود روزہ داروں کو صلہ دے گا عبادت کا
یہ مژدہ ساتھ لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

مقیّد ہوگا شیطاں، بند ہوگا در جہنّم کا
نویدِ خلد لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

مسلمانو! ہوا قرآن نازل اس مہینے میں
عجب سوغات لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

قمر صبح و مسا چھوٹے بڑے خوشیاں مناتے ہیں
ہلالِ عید لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

کمال الدین جامعہ اسلامیہ شالامار ٹاؤن لاہور

کثرتِ معاصی کے ساتھ نعمتوں کا ہونا بہت ہی خطرناک ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تو یہ دیکھے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے کسی گناہ گار پر اس کے گناہوں کے باوجود بھی دنیا کی وسعت فرمائی ہوئی ہے تو یہ مولائے کریم کی طرف سے ڈھیل ہے چند روز اور مزے اڑا لے۔ آخر اس نے آنا تو میرے پاس ہی ہے میں نے اپنی طرف سے ان پر حجت قائم کر دی اپنے رسول اور اپنی کتابوں کے ذریعے ان کو سمجھا دیا۔ ان پر ہر قسم کی راحت و آرام کے دروازے کھول دیئے۔ قسما قسم کی نعمتوں سے ان کو نوازا۔ بجائے اس کے کہ وہ ہمارا شکریہ بجا لاتے اور الٹا اکڑنے اترانے اور غرور و تکبر کرنے لگے پھر تو ہم نے دفعتہً ان کو ایسا پکڑا کہ وہ دیکھ کر حیرت میں رہ گئے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے جو معاملہ پہلی امتوں کے ساتھ فرمایا ہے اس کا اجمالی بیان ہے جس کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ (ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے) زمانہ میں تھیں پیغمبر بھیجے تھے مگر انہوں نے ان پیغمبروں کو نہ مانا (سو ہم نے ان کو تنگدستی اور بیماری) وغیرہ مصائب میں مبتلا کیا اور ان سختیوں کے (ساتھ پکڑا تاکہ وہ لوگ ڈھیلے پڑ جائیں) کہ آفتیں آنے پر اللہ تعالیٰ شانہٗ کو یاد کیا جاتا ہے مگر وہ اس پر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے (پس ہماری طرف سے سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہ کی) تاکہ ان کی آہ و زاری اور عاجزی اور توبہ سے ان کا قصور معاف کر دیا جاتا (لیکن ان کے دل تو ویسے ہی سخت رہے اور شیطان ان کے اعمالِ بد کو (جن میں وہ مبتلا تھے اور ان کی حرکتوں کو) ان کی نگاہ میں آراستہ کر کے دکھلاتا رہا۔ پس جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو (پیغمبروں کی طرف سے نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر) راحت و آرام اور عیش و عشرت کی) ہر چیز کے دروازے کھول دیئے (جس سے وہ عیش پرستی میں خوب مست ہو گئے (یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں کے ساتھ جو ان کو دی گئی تھیں خوب اترانے) اور اکڑنے لگے تو ہم نے ان کو دفعتہً پکڑ لیا) اور ایسا فوری عذاب ایک دم ان پر مسلط کر دیا کہ ان کو اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ (پھر وہ حیرت میں رہ گئے) کہ یہ کیا ہوا۔ یہ مصیبت کہاں سے نازل ہو گئی (پھر) تو ہمارے فوری عذاب سے (ظالموں کی بالکل جڑ کٹ گئی اور اللہ کا شکر ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے کہ ایسے ظالموں کی جڑ کٹ گئی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کی عادت شریفہ کی طرف اشارہ کر کے تنبیہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں اور گناہوں کے باوجود عیش و عشرت اور راحت کے اسباب کا ہونا بسا اوقات حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے جس کو استدراج کہتے ہیں جس کا قرآنِ پاک میں متعدد آیات میں اس پر تنبیہ فرمائی ہے یہ بڑی خطرہ کی چیز ہے اس لیے کہ اس میں اکثر فوری عذاب آدمی پر ایسا مسلط ہو جاتا ہے کہ وہ حیران کھڑا رہ جاتا ہے اور کوئی راستہ اس کو اس آفت سے بچنے کا نہیں ملتا۔ اس لیے اس سے بہت زیادہ ڈرتے رہنا چاہیئے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہٗ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب حق تعالیٰ شانہٗ کسی قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں تو ان میں میانہ روی اور عفت پیدا فرماتے ہیں۔ اور جب کسی قوم کو ختم کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس میں خیانت کا دروازہ کھل جاتا ہے پھر جب وہ اپنی اس حرکت پر خوش ہونے لگتے ہیں تو ایکدم

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

اہل اللہ کی مجلسِ ذکر میں شرکت بخشش کا ذریعہ ہے

(محمد شفیع عمر الدین (مشیر پور خاص)

حضرت سیدنا و مرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

حق سبحانہٗ وتعالیٰ بزرگوں کے اس بلند مرتبہ گروہ کی محبت دن بدن زیادہ کرے اور ان بزرگوں کے ساتھ نیازمندی نسبت کو سرمایہ روزگار بنائے۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہوگی) بحکم اس حدیث شریف کے ان بزرگوں سے محبت کرنے والے ان کے ساتھ ہوں گے اور ان کے ساتھ بیٹھنے والے شقاوت سے محفوظ ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ :— اللہ تعالیٰ کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ اور بھی فرشتے ہیں جو راستوں اور رہگذروں میں پھرتے ہیں اور اہلِ ذکر کی تلاش کرتے ہیں، جب وہ اس جماعت کو پا لیتے ہیں، جو ذکر کرتی ہو، تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مطلب کی طرف جلدی آؤ۔ پس ان کو اپنے بازوؤں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان کی کثرت آسماں تک پہنچ جاتی ہے۔ جب وہ (اہلِ ذکر) ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر جاتے ہیں پس اللہ تبارک وتعالیٰ جو اپنے بندوں کے حال کو بخوبی جانتا ہے ان فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کہ: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں دیکھا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ: یا اللہ وہ تیری حمد و ثنا کرتے تھے اور تجھے بزرگی سے یاد کرتے تھے اور تجھ کو تمام عیبوں اور نقصانوں سے پاک و مبرا کہتے تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ اس سے زیادہ تحمید و تمجید و تکبیر کہتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ بہشت کی طلب کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے بہشت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ بہشت کو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو۔؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ پہلے سے بھی زیادہ اس کی طلب کریں اور اس کی زیادہ حرص کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ وہ لوگ تیری دوزخ سے ڈرتے ہیں اور تیری پناہ مانگتے ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دیکھیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ دیکھ لیں تو پہلے سے زیادہ پناہ مانگیں اور اس سے زیادہ بھاگنا اختیار کریں۔

اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو (جو ذکر کی مجلس میں حاضر تھے) بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا رب ان ذکر کرنے والوں کی مجلس میں فلاں شخص ذکر کرنے کے لیے نہیں آیا تھا اسے کوئی دنیاوی حاجت تھی۔ جس کے لیے وہ آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ "جلیس" ہیں۔ (یعنی ذکر کرنے والے میرے جلیس، میرے ساتھ بیٹھنے والے) ہیں۔ بحکم حدیث شریف اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (میں اس کا ہمنشیں ہوں جس نے میرا ذکر کیا) لہذا ان ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہ ہوگا (یعنی میں نے اسے بھی بخش دیا ہے)

نیز پہلی بیان کردہ حدیث شریف: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (آدمی اس کے ساتھ

بقیہ : کثرتِ معاصی

ان پر عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ جس پر وسعت کی جائے اور وہ یہ نہ سمجھے کہ یہ میری ہلاکت کا پیشِ خیمہ ہے وہ سمجھدار نہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ خود حضورؐ نے بھی یہ دُعا کی۔ یا اللہ جو مجھ پر ایمان لائے اور ان احکامات کو سچا جانے جو میں لایا ہوں تو اس کو مال کم عطا کر، اولاد کم عطا کر، اور اپنی ملاقات کا شوق اس کو زیادہ دے، اور جو مجھ پر ایمان نہ لائے اور ان احکامات کو سچا نہ جانے اس کو مال بھی زیادہ دے، اولاد بھی زیادہ دے اور اس کی عمر بھی زیادہ کر۔

فضائل و مسائل

سوالات آپ کے

جوابات حضرت مولانا حمید الرحمٰن عباسی مدظلہ العالی کے

مرتب : ظہیر میر

سوال : الفؔ نے کسی وجہ سے اپنی بیوی بؔ کو مخاطب کرکے کہا۔ "میں آپ کو طلاق دیتا ہوں، میں آپ کو طلاق دیتا ہوں، میں آپ کو طلاق دیتا ہوں"۔ الفؔ کے اس طرح ایک موقع پر تین دفعہ طلاق کا کہہ دینے سے کیا واقعی طلاق ہوگئی ہے؟

سائل : نعیم اللہ ملک، پنڈی)

جواب : یہ طلاق واقع ہو گئی ہے اور جب تک حلالہ نہ کرے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ یعنی عدّت گذرنے کے بعد کسی اور مرد سے نکاح کرے وہ طلاق دے تو پھر عدّت گذرنے کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے نبئ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم کو ایک آدمی کے بارے میں خبر دی گئی کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا وہ شخص اللہ کی کتاب سے کھیلتا ہے حالانکہ میں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان موجود ہوں۔ اس پر مجلس سے ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اُس شخص کو قتل نہ کر دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تین طلاقوں کو مسترد نہیں کیا بلکہ نافذ قرار دیا۔ عویمر عجلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بارے میں ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی نافذ قرار دیا۔ اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور پھر اس عورت نے کسی اور مرد سے نکاح کیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کیا وہ عورت پہلے مرد کے لئے حلال ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا نہیں۔ وہ جب تک اُس سے ہمبستر نہ ہو۔ یعنی ہمبستری کے بعد وہ اسے طلاق دے دے پھر عدّت گذر جائے تو پہلے مرد کے لئے حلال ہے۔ اس کے علاوہ متعدد احادیث اور قرآن پاک کی مختلف آیات اس سلسلہ میں ملتی ہیں اللہ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

سوال :۔ اگر کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر جاکر درود شریف پڑھے تو آیا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں خود سنتے ہیں یا نہیں؟

سائل ، صغیر احمد خاں جھنگ صدر

جواب : اگر کوئی شخص دور سے درود شریف پڑھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے۔ اگر کوئی روضۂ اطہر کے پاس پڑھے تو آپ خود سنتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دُور سے پڑھے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے، (اس حدیث کو امام بیہقیؒ سے صاحب مشکوٰۃ نے نقل کیا)

بقیہ تعارف وتبصرہ صـ۲۱ سے آگے

شاخ کا خبر نامہ اس نام سے چھپ رہا ہے مئی ۸۱ء کی اشاعت ہمارے سامنے ہے طالب علم برادری کے لئے اچھی کوشش۔ بعض اچھے مضامین ہیں۔ طالب علم دنیا کی خبریں ہیں۔ اس برادری کی حوصلہ افزائی بہتر مستقبل کے لئے ضروری ہے۔ رابطہ کے لئے دفتر

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں دفتر میں آنا ضروری ہیں ! ——— (مدیر)

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

قیمت : -/۵ روپے
ملنے کا پتہ : العزیز اکیڈمی کوٹ ادو ، ضلع مظفر گڑھ

حضور علیہ السلام کے انتہائی محبوب اور چہیتے صحابی اور کاتب وحی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی عظمت و جلالت قدر مسلم ہے

> خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

امت کے مخلص اہل علم میں سے کئی ایک حضرات نے مختلف اوقات میں آپ کی سیرت و شخصیت اور آپ کے اخلاق و کردار پر قلم اٹھایا۔ اور آپ کے خلاف لگائے جانے والے الزامات کا شافی جواب دیا۔ "الناھیہ" اسی طرح کی ایک جاندار اور خوبصورت کوشش ہے۔ عربی زبان میں لکھے گئے اس رسالہ کے مصنف حضرت العلام عبدالعزیز پرہاروی قدس سرہ ہیں۔ عربی سے ناآشنا لوگوں کے استفادہ کے لئے مشہور اہل قلم اور فاضل مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اس کا شستہ اور رواں ترجمہ کر دیا ہے جو بڑا مبارک اقدام ہے ——— العزیز اکادمی نے بہتر انداز میں اسے طبع کر دیا ہے۔ حضرات صحابہ علیہم الرضوان ہماری عظیم متاع اور دین اسلام کے تابندہ ستارے ہیں۔ دین کی عمارت ان پر قائم ہے۔ ان کا تذکرہ باعث خیر و برکت اور سعادت دارین کا ذریعہ ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اس رسالہ کی بکثرت اشاعت ہو ——— رسالہ بہت ہی مضبوط اور ٹھوس تحریر کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف و مترجم اور ناشر کو بہتر جزائے خیر دے۔

السِّرُّ المکتُوم

حضرت العلام مولانا عبدالعزیز پرہاروی قدس سرہ کا عربی میں یہ رسالہ علم نجوم سے متعلق ایک نادر و نایاب رسالہ ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا العزیز اکیڈمی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ جو مولانا جیسے اساطین ملت کے علمی اثاثہ کو منظر عام پر لانے کے لئے معرض وجود میں آئی ہے ، نے اس رسالہ کو خوبصورت انداز سے شائع کرایا ہے۔ شائقین کے لئے نایاب تحفہ ہے -/۵ روپے میں اکادمی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جواہر الفوائد

حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین چشتی قدس سرہ کے ملفوظات کا بے نظیر مجموعہ فوائد الفواد ہے جو آپ کے بہت ہی محبوب اور عزیز خادم خواجہ امیر حسن سنجری قدس سرہ نے مرتب کیا تھا اور جو آج تک یارانِ طریقت کے لئے بے نظیر ہادی و رہنما کا کام دے رہا ہے - اسی فوائد الفواد کے موتی چن کر حضرت علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب حیدرآبادی نے یہ گلدستہ طیار کیا ہے۔ فوائد الفواد جیسی عظیم و ضخیم کتاب سے استفادہ نہ کر سکنے والے حضرات کے لئے ڈاکٹر صاحب کی یہ مساعی بڑی مبارک ہے۔ ایچ، ایم ، سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی جو اچھی خوبصورت اور علمی کتابیں چھاپنے میں اپنا ایک مقام رکھتی ہے اس نے یہ رسالہ چھاپ کر اہل طریقت پر احسان کیا ہے دس روپے میں یہ تحفہ پتہ بالا سے حاصل

(باقی ۲۶ پر)

شب و روز

مرتب ——— ظہیر میر

> انجمن خدام الدین کی جنرل کونسل کے اجلاس کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے!

جمعرات ۱۸ جون ۱۵ شعبان المعظم بعد از نماز مغرب حضرت اقدس حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم نے حسب معمول شب جمعہ میں شرکت فرمائی۔ ذکر کے بعد حضرت اقدس نے خطاب فرمایا۔ اس دفعہ بھی دور دراز سے لوگ شرکت کے لیے آئے تھے رمضان المبارک کی آمد کی وجہ سے اس دفعہ شب جمعہ میں لوگ بڑی کثیر تعداد میں آئے تھے کیونکہ رمضان المبارک میں مجلس ذکر منعقد نہیں ہوتی۔ حضرت اقدس نے دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سن کر مناسب ہدایات دیں۔

۱۹ جون بروز جمعۃ المبارک، نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ بھی دیا۔

شب جمعہ کو واہ کینٹ سے منیف محترم جناب عثمان غنی صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ گذشتہ دنوں ان کی خواہر نسبتی امریکہ میں انتقال کر گئیں تھیں انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت اقدس نے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت فرمائی۔ عثمان غنی صاحب حضرت لاہوریؒ کے دور سے انجمن کی خدمات سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ حضرت لاہوریؒ کے ملفوظات طیبات کو مرتب شکل میں شائع کرنے کا شرف بھی جناب محترم عثمان غنی صاحب کو حاصل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مرحومہ بہن کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

بدھ ۲۴ جون / ۱۲ شعبان المعظم انجمن خدام الدین کی جنرل کونسل و مجلس عاملہ کا اجلاس مدرسۃ البنات میں انجمن کے امیر محترم مولانا عبیداللہ انور کی زیر صدارت منعقد ہوا انھوں نے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا آپ حضرات جو خاص طور سے کراچی ، بہاولپور ، ملتان ، سرگودھا، گوجرانوالہ، جڑانوالہ وغیرہ ... دور دراز مقامات سے اس شدت کی گرمی میں میٹنگ میں شرکت کے لیے تشریف لائے ہیں میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج تک انجمن نے آپ کی وساطت سے جو خدمات انجام دی ہیں اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائیں اور نجات دارین کا ذخیرہ بنائیں اور انجمن کے آئندہ کراچی، لاہور کے لیے جو منصوبے زیر تجویز ہیں۔ حق تعالیٰ ان میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق ارزانی فرمائیں۔ آمین۔

حضرت نے مزید فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو انسان کے لیے اور انسان کو اپنی عبادت و خلافت کے لیے پیدا کیا اور انسان کو اپنی سب سے عظیم المرتبت صفت علم سے نوازا۔ پھر انبیاء کرام کو انسانوں کی ہدایت اور تعلیم کتاب اللہ کے لیے منتخب فرمایا۔ انبیاءؑ دراصل خدا کے فرستادہ اور پیامبر ہوتے ہیں۔ انبیاء مرسلین پر وحی کا نزول اس بات کی دلیل ہے کہ عقل کل کبھی میسر ہوا ہے نہ ہوگا۔ قدرت و قوت کاملہ اور کامل و اکمل ذات صرف خالق کائنات کی ہے۔ انسان فانی اور اس جہاں میں اس کا قیام عارضی ہے دوام و استمرار فقط اللہ جل ذکرہٗ کے لیے ہے۔ ع

مسافر ہے تو عقبیٰ کا اے نادان پردیسی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے آج جو کچھ آپ بوئیں گے کل اسی کا پھل کاٹیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد گرامی سے ہمیں مطلع فرمایا ہے : اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِہٖ آخَرِیْنَ۔ یعنی حق تعالیٰ قرآن کے ذریعے سے قوموں کو عروج و اقبال بخشتا ہے اور جب وہ تعلیمات قرآن سے روگردانی اختیار کرتے ہیں تو انہیں ذلت و نکبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے - مسلمانوں کی پوری تاریخ اس ارشاد نبوی میں پوشیدہ ہے یعنی مسلمان جب تک عامل قرآن رہے فاتح و سربلند رہے اور آج اس سے غفلت و اعراض ہی ان کی اصل تباہی کا باعث ہے ایسے ہی حضرت عثمانؓ نے بتلایا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ تم میں سے

بہتر وہ ہے جو قرآن حکیم کو پڑھے اور پڑھائے یعنی مشغلۂ حیات کتاب اللہ کی نشر و اشاعت ہونا چاہیئے۔ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ٥ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور اور واضح و روشن کتاب آئی اور اس کے ذریعے سے ان لوگوں پر سلامتی کی راہیں کھولتا ہے جو اس کی رضا پر چلتے ہیں وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور صراط مستقیم یعنی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔" انہی مقاصد کے پیشِ نظر حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن نوراللہ تعالیٰ مرقدہٗ نے ۱۹۱۳ء میں دہلی میں نظارت المعارف القرآنیہ قائم فرمائی جس میں مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور شیخ التفسیرؒ کام کرتے تھے اور وہیں اللہ پاک نے حضرتؒ کو مولانا حبیب اللہ مہاجر مکی جیسا فرزند ارجمند عطا فرمایا۔ تحریک ریشمی رومال کے سلسلہ میں جب تمام اکابر جیلوں میں پہنچ گئے تو بعد میں برطانوی حکومت نے محض قرآن دشمنی اور تحریک حریت کو پامال کرنے کیلئے حضرتؒ کو لاہور میں نظر بند کردیا جس کے نتیجہ میں ۱۹۲۲ء میں انجمن خدام الدین معرض وجود میں آئی بحمد اللہ اس دن سے آجتک محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں خواتین و حضرات میں تعلیم کتاب و سنت کا سلسلہ جاری ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت فرمائے اور تاقیامت اسے جاری و ساری رکھیں۔ آمین۔

ارشاد نبوی ہے: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي۔ یعنی پروردگار عالم جس شخص سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو علم دین اور احکام شریعت کی سوجھ بوجھ عطا فرما دیتے ہیں اور میں تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تقسیم کار ہوں اور اللہ تعالیٰ میری رہنمائی خود فرماتے ہیں کیونکہ اصل عطا و بخشش اسی کی طرف سے ہوتی ہے، یہ ہے وہ تاریخی ارشاد نبوی جس کی روشنی میں دنیا بھر میں لاکھوں درس گاہیں قائم ہوئیں۔ اور انہوں نے دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی بعینہٖ اسی ارشاد نبوی کے پیشِ نظر حضرت شیخ التفسیرؒ نے مدرسہ قاسم العلوم کی بنیاد رکھی، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے نظارت المعارف کے نام سے دہلی میں خدمت قرآن حکیم کا جو انقلابی عمل شروع ہوا تھا۔ لاہور میں خدام الدین کے نام سے وہ دو چند ہوگیا، چنانچہ جس بڑے پیمانے پر مردوں کو گمراہی کے اندھیاروں سے نکال کر قرآنی ہدایت کی روشنی سے ان کے قلوب کو منور کیا گیا ایسے ہی مدرسۃ البنات قائم کر کے ہزارہا خواتین کو قرآن و سنت کی ابدی روشنی سے فیض یاب فرمایا گیا۔

حضرت شیخ الہند اور مولانا سندھی سے شرف تلمذ کا اثر حضرت لاہوری نے یہ لیا کہ زندگی بھر انگریز کی استعمار پسند کارروائیوں کی کھلی مذمت کرتے اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مسلمانوں کو ابھارتے اور قوت و جرأت سے کام لے کر اپنے ملک اور پورے عالم اسلام کو استعمار سے نجات دلاکر پھر سے دینی فطرت اسلام کے مطابق نظم مملکت قائم کرنے کے لیے مسلمانوں کو اکساتے رہے کیونکہ برطانوی جبر و استبداد کا نہ صرف وہ خود اور ان کی جماعت نشانہ بنی۔ بلکہ پورا عالم اسلام سیاسی تعلیمی معاشی استحصال اور بدترین جبر و تشدد کا نشانہ ظلم و ستم بنے کراہ رہا تھا، جسے ایک سچا مسلمان ایک لمحے کے لیے برداشت نہیں کر سکتا۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے صبح و شام کے درس قرآن، خواتین و حضرات کی تعلیم و تربیت کا باقاعدہ انتظام اور ملک بھر میں سارا سال دورے اور تقاریر و مجالسِ ذکر کا اہتمام اور ہر گروہ کو ذکر و فکر کی تعلیم اور حریت و استخلاص وطن کے لیے سب کچھ قربان کرنے کی تلقین درحقیقت یہ فیضان نظر تھا۔ مولانا سندھیؒ اور حضرت شیخ الہندؒ کی تعلیم و تربیت کا۔ اب یہ ادارے جس کی خدمت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے آپ پر ڈال دی ہے خدا مزید ترقی کے منازل طے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بہرحال ہمیں خوشی ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کامیاب و بامراد دنیا سے رخصت ہوئے ان کی زندگی میں ملک آزاد ہوا، پاکستان بنا پھر وہ ہمہ تن اس کی تعمیر و ترقی میں مصروف ہو گئے۔ خدام الدین، قاسم العلوم، مدرسۃ البنات وغیرہ ان کی یادگار ہیں جس کے لیے انہوں نے اپنی زندگی قربان کر دی، ہمارے ناتواں کندھوں پر حقیقتاً یہ ایک بھاری بوجھ ہے لیکن مجھے کامل یقین ہے بقول سید الطائفہ حضرت گیلانیؒ اَلسَّعْيُ مِنِّي وَالْإِتْمَامُ مِنَ اللَّهِ تعالیٰ۔ ہمارا کام بساط بھر کوشش

کرنا ہے، منزل مقصود تک پہنچانا اس ذاتِ قادر و توانا کا کام ہے۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے حضرت نے فرمایا۔ آپ حضرات نے ناظم انجمن محترم بشیر احمد صاحب چوہان کی زبانی انجمن کے مستقبل کے ارادے اور ماضی کی مختصر سی داستان سماعت فرمائی اس کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں آپ کو اس لیے مہیا کی گئی ہیں کہ آپ اسے اطمینان سے ملاحظہ فرما سکیں اور خدا توفیق دے کہ بہتر طریق سے انجمن کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹا سکیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا آج کے جدید دور میں اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کے تقاضے بھی پورے کریں اور قوم کے نونہالوں کے لیے ایسی عمدہ تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں کہ آگے چل کر یہ بچے اپنے اپنے دائرہ کار میں مستقبل کی ذمہ داریاں بطریق احسن انجام دے سکیں، الحاد و لادینی اور بے حیائی کے طوفان سے بچنے کی صحیح راہ نئی نسل کی کتاب و سنت کے مطابق تعلیم و تربیت ہے، خدانخواستہ ذمہ دار اور سنجیدہ مسلمانوں نے اس کا احساس نہ کیا تو زمانہ جس برق رفتاری سے تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے پھر اس پر بند باندھنا مشکل ہو جائے گا اور ہم خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ کے مصداق ہوں گے، بنی اسرائیل کی تاریخ شاہد ہے کہ کوئی قوم اپنے کئے کی سزا سے بچ نہیں سکتی قرآن میں موجود ہے کہ یہود اپنے جرائم کی پاداش میں وادی تیہ میں چالیس سال بھٹکنے پڑے۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم خود سنبھل جائیں اور آئندہ جوان ہونے والی نسل کو راہ ہدایت سمجھانے کی بھرپور کوشش کریں۔ واضح رہے کہ اس سلسلہ میں جذبۂ جہاد اور انقلابی عمل و کردار کی ضرورت ہے ورنہ یہ مساعی بار آور نہ ہو سکیں گی۔ حضرت اسامہؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا تھا میں تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح برستے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ جیسے بارش کے قطرے گھر کے اندر گرتے ہیں۔" یہ ارشاد نبوی آج ہمارے حالات پر منطبق ہے اب فتنوں سے بچنے کی وہی ایک راہ ہے جس کی تعلیم نبی آخر الزمانؐ ہمیں دے گئے ہیں اس کے ساتھ سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کا اضافہ ہمارے لیے کافی ہے اس کے نتیجے میں انشاءاللہ ایسی نسل پروان چڑھے گی جو مادی کامرانیوں کے ساتھ ساتھ روحانی و اخلاقی اوج کمال پر فائز ہوگی۔ انجمن خدام الدین کے ایک معزز رکن جناب سیٹھ نور محمد صاحب نے مدرسہ کے لیے ایک وسیع قطعہ اراضی عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انھیں اس کا اجر دے ہماری دعا ہے پروردگار عالم غیب سے اس کی تعمیر و ترقی اور اجرائے مدرسہ کے اسباب مہیا فرمائے — آمین

آپ خوب جانتے ہیں کہ یہ ہمارا ملک اسلام کے مقدس نام سے معرض وجود میں آیا تھا اور ہمارے مستقبل کا انحصار اس ملک میں جامع اور مکمل عادلانہ اسلامی نظام کے نفاذ سے وابستہ ہے۔ برخلاف دیگر اسلامی ممالک کے اگر وہ اسلام کو بطور نظام حیات اپنانے میں کچھ کوتاہی برتتے ہیں تو خدا کے ہاں تو بیشک مجرم قرار پائیں گے لیکن ملک باقی رہے گا خدانخواستہ ہمارے ہاں اس معاملے میں ذرا کوتاہی ہوئی تو ہماری سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی اور خدا ہی جانتا ہے پھر اس کا انجام کیا ہو۔ میری آپ سے عاجزانہ التجا ہے کہ خدارا مزید وقت ضائع نہ کیجئے خود مسلمان بنئے کتاب و سنت کو اپنی زندگی کا محور و مرکز بنائے اپنی نسل نو کے دل و دماغ کو ترقی یافتہ سائنس اور قرآن کی روشنی سے منور و آراستہ کیجئے تو پھر انشاءاللہ کوئی خطرہ باقی نہ رہے گا۔ مستقبل کے ہر خطرے سے آج سے کہیں بہتر طریق سے نپٹ لیں گے اور پھر خداوند تعالیٰ کی مدد بھی یقیناً ان کے شامل حال ہوگی۔!

حضرت اقدس کی اس موثر اور جامع تقریر کے بعد تمام ممبران انجمن نے حضرت کی امامت میں نماز مغرب ادا کی بعد میں انجمن کے نئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ امیر بدستور حضرت اقدس منتخب ہوئے اور آئندہ مدت کے لیے ناظم عمومی جناب میاں محمد صادق صاحب کو منتخب کیا گیا محترم میاں صاحب حضرت کے ساتھ خصوصی تعاون فرماتے ہیں ایک عرصہ سے عملاً انجمن کی ذمہ داریاں وہی انجام دے رہے ہیں دراصل میاں

صاحب کے والد ماجد الحاج محمد اسمٰعیل صاحبؒ چنیوٹی سوداگر چرم حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست تھے اور ایسے ہی موصوف کے چچا میاں عبدالمجید صاحب کا تعاون بھی حضرت کو ہمیشہ حاصل رہا۔ ہم میاں صاحب کو اس انتخاب پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ نظامت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد میاں صاحب نے ایجنڈے کی ایک ایک شق پر بالتفصیل روشنی ڈالی انہوں نے ممبران کو بتایا کہ فی الحال انجمن کے دس شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ میاں محمد صادق صاحب نے جناب چوہان صاحب والی رپورٹ کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے فرمایا آئندہ انجمن خدام الدین کے پیش نظر منصوبوں کو بروئے کار لانے کے لیے تقریباً دس لاکھ روپے کی فوری ضرورت ہے چنانچہ اس سلسلہ میں اراکین انجمن نے اپنی اپنی تجاویز اور مشورے پیش کیے اور کچھ نقد رقوم فراہم کی گئیں۔ باقی کے لیے وعدے تحریر کرا دیئے گئے۔

انجمن کے شعبہ جات،

(۱) — مدرسہ قاسم العلوم (۲)۔ مدرسۃ البنات

(۳) ہفت روزہ خدام الدین لاہور —

(۴) شعبہ تالیف و اشاعت۔

(۵) شعبہ اشاعت قرآن۔

(۶) شعبہ امداد غربا و یتامیٰ۔

(۷) سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ۔

(۸) شعبہ لائبریری (۹) شعبہ تنظیم مساجد

(۹) شعبہ تعمیر و مرمت۔

جنرل کونسل نے آئندہ سال سے مدرسہ قاسم العلوم کو نئے طرز سے جاری کرنے کی منظوری دی اس غرض سے ایک ایسا جامع نصاب تعلیم مرتب کرنے کے لیے جو جدید قدیم ہر دو تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کے سربراہ دارالعلوم دیوبند کے مایہ ناز فرزند حضرت علامہ نورالحسن خانصاحب، حضرت مولانا محمد اجمل خانصاحب، حضرت الحاج والحافظ محمد الیاس صاحب کو اس کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے (باقی آئندہ)

بقیہ : تعارف و تبصرہ

کریں خوب چیز ہے۔

شفاء المریض

حضرت المخدوم الشیخ مولانا محمد عبداللہ درخواستی زید مجدہم کے ایک عزیز شاگرد مولانا محمد امان اللہ صاحب نے مختلف امراض و حوائج سے متعلق حضرت کے تعویذات، وظائف وغیرہ اس مجموعہ میں جمع کر دیئے ہیں بقول مرتب ان میں سے اکثر عملیات و تعویذات خود حضرت شیخ نے عنایت فرمائے۔ کچھ چیزیں انہوں نے اپنے شیخ سید زوار حسین شاہ صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہٗ کی کتابوں سے نقل کیے۔ یہ اچھا مجموعہ ہے ساتھ لکھی ہوئی ہدایات کی روشنی میں اس کو استعمال میں لایا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔ ۶/- روپے میں یہ رسالہ ادارہ کریمیہ تعلیم القرآن اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور سے دستیاب ہے۔

ہمدم

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان پنجاب

(باقی ۲۱ پر)

سرزمینِ بالاکوٹ

اے زمینِ بالاکوٹ اے مدفنِ شاہ شہید — تیری خاکِ پاک میں خوابیدہ ہے مردِ سعید

تجھ کو حاصل ہے مجاہد کی قدم بوسی کا شرف — تجھ کو حاصل سیّد احمد کی پابوسی کا شرف

تیرا خطّہ خونِ اسماعیل سے ہے آبیار — سرفروشوں کے لہو سے تُو بنی ہے لالہ زار

کلمہ گویانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پہ غلطیدہ ہوئے — پاسبانِ دینِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم سرفروشیدہ ہوئے

آج تک کُہسار کے نغموں میں اُن کا سوز ہے — شمعِ ایماں وادی کاغاں میں نُور افروز ہے

نقش ہے اونچے پہاڑوں پر انہی کی داستاں — قوّتِ باطل سے ٹکرائے جو زیرِ آسماں

بھر گئے وہ خون سے تصویرِ آزادی میں رنگ — قوم کے دل میں وہ پیدا کر گئے تازہ اُمنگ

چاند تاروں کی زباں پر ہے یہ شیریں گفتگو! — ملّتِ مُردہ کو زندہ کر گیا اُن کا لہو

جان دے کر سلف کی تاریخ کو دُہرا گئے — ہند میں بدر و اُحد کی اک جھلک دِکھلا گئے

مسکراتی ہے قضا و قدر اُن کی شان پر — ان کے استقلال پر، ایثار پر، ایمان پر

آفریں کہتے ہیں اُن کو بزمِ عالم کے مکیں — پھول برساتی ہے اُن پہ لالہ زاروں کی زمیں

ہے شہادت مردِ مومن کے لئے دائم حیات — اُمّتِ مرحوم کے ہے واسطے باعث نجات

آج بھی یہ کہہ رہی ہے روحِ اسماعیل کی — کیا جہادِ فی سبیل اللہ کی یوں تعمیل کی

اُٹھ مسلماں عزمِ اسماعیل کو پھر زندہ کر

شمعِ شوقِ شہادت قلب میں رخشندہ کر

حضرت لاہوریؒ کی یادگار
مجالسِ ذکر
کی
تقاریر
ہر حصہ اپنی جگہ مکمل
حصہ اوّل، سوم، چہارم، ششم، ہفتم، ہشتم، نہم، دہم موجود ہیں۔
رمضان المبارک میں اپنے گھروں میں افطاری کے بعد محفل منعقد کیجئے اور اپنے بچوں کو ایک تقریر
روزانہ سنائیے۔ دین اور دنیا سنور جائے گی۔
سٹاک محدود ہے جلد طلب فرمائیں۔ فرمائش آنے پر وی پی بھی بھیجا جا سکتا ہے
ہدیہ فی جلد:۔
تین روپے صرف